بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

ربوہ

جلد ۳۷ | منگل ۳۰ صفر المظفر ۱۴۰۴ھ ہجری ۶ فتح ۱۳۶۲ ہش ۶ دسمبر ۱۹۸۳ء | نمبر ۲۷۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ :- ۵ فتح (دسمبر) - حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ پہلے سے بہتر ہے "

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت و عافیت سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ ہمارے سروں پر تادیر سلامت رکھے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام:

حاضرین جلسہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

" ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کیلئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور اُن پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دور فرماوے اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ اُن کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر اُن کے بعد اُن کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ (آمین ثم آمین)"

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

احباب سے درخواست ہے کہ وہ جلسہ سالانہ میں شریک ہو کر اور اس سے پورا پورا فائدہ اٹھا کر حضور اقدس کی ان دردمندانہ اور دلی دعاؤں سے فیضیاب ہوں

حضور ایدہ اللہ سے ملاقات کے سلسلہ میں

ضروری اعلان

احباب جماعت کی اطلاع کے لیے اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسہ سالانہ کی مصروفیات کی بنا پر ۸ دسمبر ۱۹۸۳ء کے بعد تا اطلاع ثانی روزمرہ کی ملاقات بند رہے گی۔

اگر کسی نے بیرون ملک جانا ہو یا اس قسم کی کوئی اور اشد مجبوری درپیش ہو جس سے استثناء کا جواز نکلتا ہو تو استثنائی حالات بیان کر کے ملاقات کی درخواست کر سکتے ہیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

● میرے بیٹے عزیزم جمیل احمد طارق پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول ٹنگے میرالیون کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۲۱ نومبر ۱۹۸۳ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے الحمد للہ۔ نومولود خاکسار کا پوتا اور مکرم چوہدری جلال الدین صاحب قمر دارالصدر غربی کا نواسہ ہے۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح اور خادم دین بنائے اور صحت و تندرستی کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور والدین و جملہ عزیزان کے لئے قرۃ العین بنائے آمین

(احمد حسین قریشی ہیڈ کاتب الفضل)

اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ

بچو دوزخ کی آگ سے اگرچہ کھجور کا آدھا حصہ دیکر

(حدیث النبیؐ)

ابادان اور اجیبوا وڈے (نائیجیریا) میں تربیتی کلاسز کا انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بیرون ممالک میں تبلیغ اور تعلیم و تربیت کا پروگرام ساتھ ساتھ چل رہا ہے۔ تبلیغ کے نظام کی افادیت تعلیم و تربیت کے بغیر موثر نہیں۔ اس لئے مرکزی پروگرام کی روشنی میں غیر ممالک میں ذیلی تنظیموں کے اجتماع۔ تربیتی کلاسز کا انعقاد بڑی کامیابی سے آگے بڑھ رہا ہے۔

صفی الرحمٰن صاحب خورشید مبلغ نائیجیریا سے اطلاع دیتے ہیں کہ ابادان سرکٹ کی پہلی سالانہ تربیتی کلاس بمقام اویو (OYO) سترہ تا تیئس جولائی منعقد ہوئی۔ کلاس کے تین معیار تھے۔ کیونکہ طلباء میں ابتدائی کلاسوں سے لے کر سیکنڈری سکول کے طلبہ تک سبھی شامل تھے۔

مضامین :- اذان و اقامت۔ اطفال و ناصرات کے جہد۔ اسماء اللہ درود پڑھنے کی برکات۔ نماز۔ اسلامی آداب۔ اسلام حقیقی مذہب۔ قرآن مجید کا تعارف۔ حدیث کا تعارف۔ اطاعت والدین۔ ارکان خمسہ اسلام۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور بائیبل میں آپ

باقی صفحہ پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات

(۲۹، ۳۰ نومبر و یکم دسمبر ۱۹۸۳ء)

سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے حضور کسی احمدی کا افرادِ خاندان سمیت حاضر ہونا اور کنبے کے سب افراد کا حضور کی زیارت سے شادکام ہونا اور حضور کے قریب بیٹھ کر حضور کی باتیں سننا ہر احمدی کے لئے بے انتہا خوشی و مسرت کا موجب ہوتا ہے۔ احباب جماعت حضور کی خدمت میں افراد خانہ سمیت ملاقات کی اجازت کے لئے خط لکھتے ہیں۔ اور پرائیویٹ سیکرٹری صاحب انہیں ترتیب وار وقت دیتے ہیں۔ حضور نہایت پیار اور محبت سے اپنے احباب جماعت سے ملتے ہیں ان کے بچوں کو پیار اور شفقت سے نوازتے اور بیش قیمت ارشادات سے بہرہ ور فرماتے ہیں۔

۲۹، ۳۰ نومبر اور یکم دسمبر ۱۹۸۳ء کے تین دنوں میں ۲۸ فیملیز کے ۱۶۲ مرد، عورتوں اور بچوں نے حضور سے ملاقات کا شرف پایا۔ نیز ۱۰ اجتماعی گروپوں

باقی صفحہ پر

پبلشر مسعود احمد، پرنٹر سید عبدالحی مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۳۰ صفر المظفر ۱۴۰۴ھ

۶ فتح ۱۳۶۲ ہش

جلسۂ سالانہ کے طفیل حاصل ہونے والی نعمتِ عظمیٰ

مومنوں کی تمام تر کامیابی کا راز اس امر میں مضمر ہوتا ہے کہ وہ ایسے اعمال بجا لائیں جن کے نتیجہ میں وہ اللہ تعالیٰ کے مبعوث کردہ مامور کی مقبول دعاؤں کے مورد بن سکیں۔ اور بالخصوص ان کے لئے ان خاص دعاؤں کا مورد بننا از بس ضروری ہوتا ہے جو مامور من اللہ خدائی حکم کے تحت مانگتا ہے اور وہ دعائیں ہوتی بھی ہیں دائمی اثرات کی حامل۔ جو دعائیں مامور من اللہ خدائی حکم کے ماتحت مانگتا ہے وہ پہلے ہی سے مقبول ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مامورین الٰہی کی ایسی متعدد دعاؤں کا ذکر کیا ہے جو انہوں نے خدائی حکم کے ماتحت مانگیں اور خدا تعالیٰ نے انہیں قبول کر کے انہیں ان کی مراد عطا کی۔ ایسی دعائیں یقیناً مومنوں کی زندگیوں میں اور دنیا میں انقلاب برپا کرنے کا موجب ہوا کرتی ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی خدائی حکم کے ماتحت اپنے متبعین کے لئے دعائیں کیں اور وہ حسب وعدہ الٰہی جناب الٰہی میں مقبول ہو کر ان کی زندگیوں میں انقلاب برپا کرنے کا موجب بنیں کیوں نہ ایسا ہوتا جبکہ خدا نے آپ کی دعاؤں اور توجہ کو ان میں پاک تبدیلی رونما ہونے اور جناب الٰہی میں ان کے مقبول قرار پانے کا وسیلہ بنایا تھا چنانچہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے اس فضل خاص کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ محض اپنے فضل اور کرامت خاص سے اس عاجز کی دعاؤں اور اس ناچیز کی توجہ کو ان (یعنی حقیقی متبعین) کی پاک استعدادوں کے ظہور و بروز کا وسیلہ ٹھہرا دے اور اس قدوس جلیل الذات نے مجھے جوش بخشا ہے تا میں ان طالبوں کی تربیت باطنی میں مصروف ہو جاؤں اور ان کی آلودگی کے ازالہ کے لئے رات دن کوشش کرتا رہوں ..... سو میں بتوفیق تعالیٰ کاہل اور سست نہیں رہوں گا اور اپنے دوستوں کی اصلاح طلبی سے جنہوں نے اس سلسلہ میں داخل ہونا بصدق قدم اختیار کر لیا ہے غافل نہیں ہوں گا بلکہ ان کی زندگی کے لئے موت تک دریغ نہیں کروں گا۔"

(اشتہار ۴ر مارچ ۱۸۸۹ء)

چنانچہ اس ضمن میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو دعائیں مانگیں اور جو جناب الٰہی میں مقبول ہو کر آپ کے متبعین کی زندگیوں میں انقلاب برپا کرنے اور انہیں دنیا میں فائز المرام کرنے کا موجب بنیں ان میں سے بعض دعائیں دائمی نوعیت کی حامل ہیں۔ اور قیامت تک جو لوگ بھی اپنے آپ کو ان کا مورد بنانے کی کوشش کریں گے وہ ان کے حق میں قبول ہو کر انہیں دین و دنیا میں فائز المرام کرنے کا موجب بنتی چلی جائیں گی۔

ایسی دائمی دعاؤں میں سے ایک وہ دعا یا دعاؤں کا وہ مجموعہ بھی ہے جو حضور اقدس نے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی غرض سے سفر اختیار کرنے والوں کے لئے کیں چونکہ جلسہ سالانہ کی بنیاد خدائی منشاء اور اذن کے ماتحت رکھی گئی تھی اور اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے خود اپنے ہاتھ سے رکھی تھی۔ اس لئے خدائی منشاء اور اذن کے مطابق ہی آپ نے یہ دعائیں مانگیں۔ یہ ایسی جامع اور ہمہ گیر دعائیں ہیں کہ ان کا مورد بننا بہت ہی عظیم الشان سعادت پر دلالت کرتا ہے۔ سال بہ سال دائمی طور پر پوری ہونے والی وہ عظیم الشان دعائیں جیسا کہ حضور علیہ السلام نے ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء کے اشتہار کے آخر میں انہیں درج فرمایا یہ ہیں:۔

"بالآخر میں دعا پر ختم کرتا ہوں کہ ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دور فرماوے اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا خاص فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا! اے ذوالمجد والعطاء، اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین"

(اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

(باقی دیکھیں ۷ پر)

اس مرکزِ بہار میں تو بار بار آ

ربوہ کی سرزمیں پہ کبھی ایک بار آ
دیکھ اسکے صبح و شام کی تقسیمِ کار آ

شام و سحر تلاوتِ قرآں کی نغمگی
روحانیت کا دیکھ حسیں انتشار آ

آلامِ روزگار کے دن رات چھوڑ کر
دیکھ اشتیاقِ عشق کے لیل و نہار آ

تنہا ہجومِ غم میں کہاں تک رہے گا تو
اس شہر میں بہت ہیں ترے غمگسار آ

دیکھ آ کے ایک بار ہمارے امام کو
محفل میں اسکی ایک دو لمحے گزار آ

اس کا نظام دیکھ یہ ہے دیکھنے کی چیز
کل پر نہ چھوڑ، کل کا کسے اعتبار آ

لکھی گئی ہے فتح نمایاں اسی کے نام
مایوس ہو کے زیست کی بازی نہ ہار آ

اب بھی ہے وقت نوح کی کشتی میں بیٹھ کر
تہذیبِ عصرِ نو کے تلاطم سے پار آ

کرنا پڑے تو سر کو سرِ دار وار کر
منصور کے لباس میں دیوانہ وار آ

پژمردگیٔ دورِ خزاں کا نہ ذکر کر
اس مرکزِ بہار میں تو بار بار آ

عبدالسلام ناصر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کا ایک اہم خلق

امانت

مکرم سید سجاد احمد صاحب
دارالرحمت شرقی ربوہ

حضرت موسیٰؑ کا واقعہ :

مؤتمن - امین اور امانتدار کا ایک اور پہلو یہ ہے کہ حضرت موسیٰؑ نے مدین کے سفر میں ایک بزرگ کی دو لڑکیوں کی مدد کی اور ان کی بکریوں کو پانی پلوایا اور اس ضمن میں کوئی اُجرت ان سے نہ مانگی اور نہ ہی کسی لالچ کے زیر اثر ایسا کیا۔ ان میں سے ایک لڑکی نے اپنے بزرگ باپ سے حضرت موسیٰؑ کی بڑی تعریف کی۔ اور سفارش کی کہ انہیں ملازم رکھ لیجئے اس موقع پر قرآن کریم میں اس لڑکی کی زبان سے اپنے باپ کو مخاطب کرتے ہوئے یہ الفاظ کہلوائے گئے ہیں :-

"قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا يٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ ۖ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ"

(القصص : ۲۷)

ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک نے کہا۔ اے میرے باپ انہیں ملازم رکھ لیجئے۔ سب سے بہتر ملازم جسے آپ رکھنا چاہیں وہی ہوگا جو طاقتور بھی ہو اور امانتدار بھی

القوی اس لئے کہا گیا کہ باوجود اجنبی ہونے کے ان چرواہوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے چشمہ سے پانی پلا دینا مضبوط لوگوں کا کام ہے۔ پھر پانی پلانے کے بعد ایک طرف سائے میں جا بیٹھنا اور لڑکیوں سے کسی شکریہ کی امید نہ رکھنا ایک امانتدار آدمی کا کام ہے۔ یہ دونوں باتیں دیکھ کر لڑکی نے صحیح نتیجہ نکالا۔

اس آیت سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ اچھے ملازم کی پہچان یہ ہے کہ جس کام کے لئے اسے رکھا جائے اس میں پوری اہلیت اور طاقت رکھتا ہو اور جس شخص کو جس کام کا اہل سمجھ کر رکھا جائے وہ اس کی اہلیت کا ثبوت دے اور پوری دیانتداری سے اپنے فرائض بجا لائے ایک شخص جو ۶ گھنٹے کا ملازم ہے اگر اس دوران ایک دو گھنٹے سستی سے کام لے یا مفوضہ کام انجام نہ دے تو عام لوگوں کی نظر میں وہ امانت میں خیانت کا مرتکب نہیں سمجھا جاتا۔ لیکن اسلام کی نگاہ میں ایسا شخص کسی حالت میں امین کہلانے کا مستحق قرار نہیں دیا جا سکتا۔ بلکہ وہ خائن کہلائے گا یا اگر کوئی شخص اپنے آپ کو کسی کام کا اہل بتا کر کوئی کام حاصل کرلے اور فی الاصل وہ اہل نہ ہو تو یہ بھی امانت کے خلاف ہے اور اسے بددیانتی سے موسوم کیا جائے گا۔

احادیث میں امانت کی بہت سی جزئیات کو ایک ایک کرکے گنایا گیا ہے اور بہت سی ایسی باریک اور چھوٹی چھوٹی باتوں کو جنہیں لوگ امانت کے خلاف نہیں سمجھتے امانت و دیانتداری کے خلاف اور خیانت سے تعبیر کیا گیا ہے۔

جس طرح قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ کی امانت جو اس نے زمین آسمان اور پہاڑوں کو پیش کی اور انہوں نے ڈر کے مارے اسے اٹھانے سے انکار کر دیا لیکن انسان نے اسے اٹھا لیا اسی طرح ایک حدیث میں بھی اس کی طرف اشارہ موجود ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رازدار صحابی رضؓ حضرت حذیفہ رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امانت داری لوگوں کے دلوں کی جڑ میں اتری ہے یعنی فطرت انسانی میں امانت کا مادہ ودیعت کیا گیا ہے۔ پھر انسان نے قرآن کریم سے رہنمائی حاصل کی کچھ سنت سے سیکھا یعنی فطری امانت کا جوہر علم قرآن و سنت سے اکتساب کی وجہ سے ترقی پذیر ہوا۔ حضرت حذیفہ رضؓ کہتے ہیں کہ پھر آپ نے اس امانت میں کمی آجانے کا حال بتایا۔ فرمایا۔ پھر یہ حال ہوگا کہ آدمی سوئے گا۔ اور امانت اس کے دل سے نکال لی جائے گی اور اس کا ایک ہلکا سا نشان رہ جائے گا اور پھر سوئے گا تو امانت چلی جائے گی اور ایک آبلہ کی طرح کا داغ رہ جائے گا جو اُبھار تو رکھتا ہے مگر اس کے اندر کچھ نہیں ہوتا۔ لوگ ایسے ہو جائیں گے کہ لین دین کریں گے لیکن کوئی امانت و دیانت سے کام نہ لے گا۔ اس وقت امانت دار کی مثال ایسی کمیاب ہو جائے گی کہ لوگ مثال کے طور پر کہیں گے کہ فلاں قوم میں ایک امانتدار شخص ہے۔ آدمی کی تعریف ہوگی کہ کیسا عقلمند کیسا خوش مزاج اور کیسا بہادر ہے۔ حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان داری نہ ہوگی۔

(صحیح بخاری باب رفع الامانۃ وکتاب الفتن والرقاق و صحیح مسلم و مسند احمد بن حنبل و ترمذی و ابن ماجہ)

امانت نہیں تو ایمان نہیں :

طبرانی کبیر میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا جس میں امانت نہیں اس میں ایمان نہیں۔ جس کو عہد کا پاس نہ ہو اس میں دین نہیں۔ اور اس ہستی کی قسم جس کے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے کسی بندہ کا اس وقت تک ایمان درست نہ ہوگا جب تک اس کی زبان درست نہ ہو اور اس کی زبان درست نہ ہوگی جب تک اس کا دل درست نہ ہوگا۔ اور جو کسی ناجائز راہ سے کوئی مال پائے گا اور اس میں سے خرچ کرے گا تو اسکو اس میں برکت نہیں دی جائے گی اور اگر اس میں سے خیرات کریگا تو قبول نہیں ہوگی۔ اور جو اس میں سے بچ رہے گا وہ اس کے دوزخ کی طرف کا توشہ ہوگا۔ بُری چیز بُری چیز کا کفارہ نہیں بن سکتی البتہ اچھی چیز اچھی چیز کا کفارہ ہوتی ہے۔

(کنز العمال جلد ۲ صفحہ ۱۵ حیدرآباد از طبرانی کبیر علی ابن مسعودؓ)

حدیث کی کئی کتابوں میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

"لا ایمان لمن لا امانۃ لہ ولا دین لمن لا عھد لہ"

جس میں امانت نہیں اس میں ایمان نہیں۔ جس میں عہد کا لحاظ نہیں اس میں دین نہیں۔

(کنز العمال جلد ۲ صفحہ ۱۵ از طبرانی اوسط و طبرانی کبیر و ابن عدی فی الکامل و بیہقی فی شعب الایمان)

ایک دفعہ ایک صحابیؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کیا تو آپؐ نے فرمایا :-

"اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ"

جس سے مشورہ لیا جائے وہ امانت دار ہوتا ہے۔

(ادب المفرد، بخاری باب المستشار مؤتمن)

اسی طرح آپؐ نے فرمایا۔ مجلس میں جو باتیں ہوں وہ امانت ہیں یعنی ایک جگہ کی بات دوسری جگہ پہنچا کر فتنہ کا سبب نہ بننا چاہیئے۔ اِلّا یہ کہ اس سے کسی فتنہ کے روکنے کا کام لیا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

"اَلْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَۃِ"

یعنی نشستیں امانت کے ساتھ ہیں مگر تین موقعوں پر

(۱) کسی کے ناحق قتل

(۲) کسی کی آبروریزی۔ اور

(۳) کسی کے مال کے ناجائز طور پر لے لینے کی سازش ہو

تو متعلقہ لوگوں کو اس سے آگاہ کر دینا ضروری ہے۔

(ابوداؤد، باب فی نقل الحدیث)

کسی کا راز افشاء کرنا بھی امانت کے خلاف ہے۔ بلکہ میاں بیوی کے درمیان پردہ کی جو باتیں ہوتی ہیں وہ بھی راز ہیں جن کا افشاء بے شرمی کے علاوہ امانت کے بھی خلاف ہے۔

(ابوداؤد کتاب الادب)

بلکہ یہاں تک ارشاد ہے کہ کوئی عورت کسی دوسری عورت کے چہرے کی ساخت اور اس کے جسم کی دیگر علامات کا اپنے خاوند سے ذکر نہ کرے۔

راز کے صرف یہی معنے نہیں کہ جس کو کہنے والا راز کہے بلکہ وہ بھی راز ہے جس سے کہنے والا کسی دوسرے کو آگاہ کرنا نہیں چاہتا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا :-

"جب کوئی شخص کسی سے بات کرے اور وہ احتیاط سے ادھر اُدھر اس غرض سے دیکھے کہ کوئی سنتا نہ ہو تو وہ بات بھی امانت ہو جاتی ہے۔"

(ابوداؤد کتاب الادب)

امانت میں خیانت کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نفاق کی ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نشانی بتایا ہے۔ (صحیح بخاری کتاب الایمان باب علامات المنافق)

خاوند کی ذمہ داری:

مرد جب کسی عورت کو اپنی زوجیت میں لیتا ہے تو خدا کی مقرر کردہ شرائط کے مطابق ایسا کرتا ہے۔ لیکن اگر کوئی مرد کسی عورت کو اپنی زوجیت میں لے کر اس کے حقوق ادا کرنے میں کوتاہی کرے یا بالکل نظر انداز کر دے تو وہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں امانت میں خیانت کرتا ہے۔ آنحضرتؐ نے حجۃ الوداع کے مشہور خطبہ میں فرمایا:-

"عورتوں کے باب میں خدا سے ڈرو۔ تم نے ان کو اللہ تعالیٰ کی امانت اور عہد کے ساتھ اپنی زوجیت میں لیا ہے۔"

(صحیح مسلم حجۃ الوداع)

قیامت کی نشانیوں میں آیا ہے کہ سب سے پہلے اس امت سے امانت کا جوہر جاتا رہے گا اور سب سے آخر میں جو چیز رہ جائے گی وہ نماز ہوگی اور کتنے نمازی ہیں جن کی نمازوں کا کوئی حصہ خدا کے ہاں نہیں۔ (کنز العمال جلد ۲ صفحہ ۱۵ از طبرانی وابن مبارک وحکیم ترمذی وابن عباس)

فرمایا:-

"میری امت اس وقت تک فطری صلاحیت پر قائم رہے گی جب تک وہ امانت کو غنیمت کا مال اور زکوٰۃ کو جرمانہ نہیں سمجھے گی۔"

(کنز العمال جلد ۲ صفحہ ۱۵ از سنن سعید بن منصور)

سورۃ الانفال آیت ۵۹ میں ارشاد باری ہے:-

"اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْخَآئِنِیْنَ ۝"

خدا خیانت کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

سورۃ النساء آیت ۱۰۶ میں فرمایا:-

"وَلَا تَکُنْ لِّلْخَآئِنِیْنَ خَصِیْمًا"

اور خیانت کرنے والوں کی طرف سے مت جھگڑ۔

اسی طرح سورہ النساء آیت ۱۰۸ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

"ولا تجادل عن الذین یختانون انفسھم ان اللہ لا یحب من کان خوانا اثیما۔"

(النساء: ۱۰۸)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے صفحہ ۵ پر اس آیت کا ترجمہ یوں کیا ہے:-

"اور خیانت کرنے والوں کی طرف سے مت جھگڑو۔ جو خیانت کرنے سے باز نہیں آتے اور خدائے تعالیٰ خیانت پیشہ لوگوں کو دوست نہیں رکھتا۔"

بہت سے صحابہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا:-

"مومن ہر خصلت پر پیدا ہو سکتا ہے لیکن خیانت کاری اور جھوٹ پر" (نہیں)

خائن کی سزا:

ابن مسعودؓ سے موقوفاً روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ خدا کی راہ میں مارا جانا ہر گناہ کا کفارہ ہے لیکن امانت کا (نہیں) قیامت کے دن بندہ کو لایا جائے گا۔ اگرچہ وہ خدا کی راہ میں شہید ہی ہوا ہو۔ اور کہا جائے گا کہ تم امانت لاؤ اور ادا کرو وہ کہے گا۔ خداوندا اب کیسے لاؤں۔ دنیا تو ختم ہو چکی۔ کہا جائے گا۔ اس کو دوزخ کے طبقہ ہاویہ میں لے جاؤ وہاں امانت کی چیز مثال بن کر اصل صورت میں سامنے آ جائے گی تو وہ اس کو دیکھ کر پہچان لے گا اور پیچھے گرے گا یہاں تک کہ اس کو پکڑ لے گا اور اس کو اپنے کندھوں پر لاد کے چلے گا۔ جب دوزخ سے نکلنا چاہے گا تو وہ بوجھ اس کے کندھے سے گر پڑے گا اور وہ پھر اس کے پیچھے ہمیشہ گرتا چلا جائے گا۔ پھر انہوں نے فرمایا۔ نماز امانت ہے۔ وضو امانت ہے۔ تول بھی امانت ہے۔ ناپ بھی امانت ہے۔ اور بہت سی چیزیں گن کر فرمایا۔ اور ان سب سے زیادہ سخت معاملہ امانت کی چیزوں کا ہے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے یہ حدیث براء بن عازب صحابیؓ کو سنائی۔ انہوں نے تصدیق کی اور فرمایا کیا تم نے قرآن کریم کی یہ آیت نہیں سنی کہ ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامٰنٰت الی اھلھا۔ یقیناً اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانتیں امانت داروں کو ادا کر دیا کرو۔

(مسند احمد۔ بیہقی، منذری باب الترغیب فی انجاز الوعد)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:-

"سب سے بہتر زمانہ میرا زمانہ ہے پھر جو اس کے بعد آئے گا۔ پھر جو اس کے بعد آئے گا۔ پھر ایسا زمانہ آئے گا کہ لوگ بن بلائے گواہی دیں گے۔ خیانت کریں گے۔ امانت داری نہیں کریں گے اور نذر مانیں گے تو پوری نہ کریں گے۔"

(صحیح بخاری وصحیح مسلم منذری باب الترغیب فی انجاز الوعد)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جن بری باتوں سے پناہ مانگا کرتے تھے ان میں سے ایک خیانت بھی ہے۔ فرمایا کرتے تھے کہ:-

"الٰہی مجھے خیانت سے بچائے رکھنا کہ یہ بہت برا اندرونی ساتھی ہے۔"

(ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ منذری باب الترغیب فی انجاز الوعد)

امانت کے برعکس خیانت کے ایک معنی یہ بھی ہیں کہ کسی جماعت میں شامل ہو کر خود اس جماعت کو جڑ سے اکھاڑنے کی فکر میں لگے رہنا۔ چنانچہ منافقین جو دل میں کچھ رکھتے تھے اور زبان سے کچھ کہتے تھے وہ ہمیشہ اسلام کے خلاف چھپی سازشوں میں لگے رہتے تھے مگر ان کی یہ چال کارگر نہیں ہوتی تھی اور ہمیشہ ان کا بھید کھل جاتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

"وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰی خَآئِنَۃٍ مِّنْھُمْ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْھُمْ"

(المائدہ: ۱۴)

چند ایک (افراد) کے سوا ہمیشہ تو منافقین کی طرف سے کسی نہ کسی خیانت پر اطلاع پاتا رہیگا

حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے اوپر لگائے گئے الزام کی پوری چھان بین کرائی اور فرمایا کہ میں نے یہ سب اس لئے کیا ہے کہ:-

"ذٰلِکَ لِیَعْلَمَ اَنِّیْ لَمْ اَخُنْہُ بِالْغَیْبِ وَاَنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ کَیْدَ الْخَآئِنِیْنَ ۝"

(یوسف: ۵۳)

(اور یوسفؑ نے کہا کہ) یہ (بات میں نے) اس لئے کی ہے تا اس (یعنی عزیز) کو علم ہو جائے کہ میں نے (اس کی) غیر موجودگی میں اس سے خیانت نہیں کی اور یہ کہ (میرا ایمان ہے) کہ بے شک اللہ خیانت کرنے والوں کی تدبیر کو کامیاب نہیں کرتا۔

اس سے معلوم ہوا کہ کسی دوسرے کی بیوی یا کسی غیر عورت سے میل ملاپ بھی خیانت ہے۔

خائن بیویاں:

حضرت نوحؑ اور حضرت لوطؑ کی بیویوں نے اپنے مقدس شوہروں سے بے وفائی کی ان کی بیوفائی یہ تھی کہ انہوں نے اپنے شوہروں پر ایمان لانے سے انکار کر دیا (جبکہ وہ اللہ کی طرف سے تھے) اور انکار کرنے والوں کا ساتھ دیا۔ اس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس طرح کیا ہے:-

"ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ۔ کَانَتَا تَحْتَ عَبْدَیْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَیْنِ فَخَانَتٰھُمَا فَلَمْ یُغْنِیَا عَنْھُمَا مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا۔"

(تحریم: ۱۱)

اللہ کافروں کے لئے نوحؑ اور لوطؑ کی بیویوں کی مثال بیان کرتا ہے۔ وہ دونوں ہمارے دو نیک بندوں کے نکاح میں تھیں مگر دونوں نے اپنے شوہروں سے خیانت کی اور وہ دونوں الٰہی عذاب کے وقت ان بیویوں کے کسی کام نہ آ سکے۔

خیانت صرف دل ہی سے نہیں ہوتی بلکہ ایک ایک عضو سے ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

"یَعْلَمُ خَآئِنَۃَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ"

(مومن: ۲۰)

اللہ آنکھوں کی خیانت تک کو جانتا ہے اور اسے بھی جس کو سینے یا دل چھپائے ہوئے ہیں

یعنی ظاہری خیانتوں کے علاوہ باطنی اور قلبی خیانتوں کا بھی اللہ تعالیٰ کو علم ہے۔

ایک حدیث میں آیا ہے:-

"اَدِّ الْاَمَانَۃَ مَنِ ائْتَمَنَکَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَکَ"

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ بحوالہ انتخاب حدیث از جعفر شاہ پھلواری صفحہ ۲۲۶)

جو تمہارے ساتھ امانت کا برتاؤ کرے تم بھی اس کے ساتھ امانت داری کا حق ادا کرو لیکن جو تمہارے ساتھ خیانت کرے تم اس کے جواب میں خیانت نہ کرو بلکہ امانتداری ہی سے کام لو۔

یعنی کسی حالت میں بھی خیانت کا ارتکاب نہ کرو۔

ایک اور حدیث اس طرح ہے:-

"اِنَّ الْخَازِنَ الْمُسْلِمَ الْاَمِیْنَ الَّذِیْ یُعْطِیْ مَا اُمِرَ بِہٖ فَیُعْطِیْہِ کَامِلًا مُوَفَّرًا طَیِّبَۃً بِہٖ نَفْسُہٗ فَیَدْفَعُہٗ اِلَی الَّذِیْ اُمِرَ لَہٗ بِہٖ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِیْنَ"

(شیخین ابوداؤد ونسائی)

امانت دار مسلمان خزانچی کا شمار بھی صدقہ دینے والوں میں سے ہوگا بشرطیکہ جو رقم اسے ادا کرنے کا حکم دیا جائے اسے

باقی صفحہ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک دلآویز شخصیت کی افسوسناک رحلت

بھرا ہوا سڈول جسم، نکلتا ہوا موزوں قد، متناسب اعضاء، کشادہ پیشانی، ہنستی ہنساتی روشن آنکھیں، متبسم و دلکش چہرہ، سرخ و سفید رنگت، پُروقار چال، نستعلیق انداز، صاف ستھرا جاذبِ نظر لباس، شخصیت میں نکھار، سراپا پھبن کا آئینہ دار ——— یہ تھے اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول، طبیعت کے باغ و بہار محترم پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خان جو حلقۂ احباب میں نصیر خان کے نام سے معروف تھے۔ وہ پلک جھپکنے میں دنیا سے کچھ اس طرح رُخصت ہو گئے جیسے بن بتائے اکثر بیرونی ملکوں کے علمی سفروں پر روانہ ہو جایا کرتے تھے۔

پہلے جاتے تھے تو مہینہ دو بعد واپس آ جاتے تھے۔ غم ہے تو اس بات کا کہ اس بار اچانک ہی نہیں آنا" فاناً" ایک ایسے سفر پر روانہ ہو گئے کہ جس سے واپسی ممکن نہیں۔ وہ اپنے ہی ایک مصرعہ کی رو سے اپنے آپ کو اِس دنیا میں مہمان سمجھتے تھے اور بہر صورت و بہر حال اس سفر کیلئے ہر دم تیار رہتے تھے۔ وہ مصرعہ یہ ہے ؎

یہ مہماں رہی ملکِ عدم یوں بھی ہے اور یوں بھی

ملکِ عدم سے پہلے کون لوٹا ہے جو اب ڈاکٹر صاحب لوٹ آئیں گے۔ سب نے آگے پیچھے وہیں جانا ہے جہاں چشم زدن میں وہ جا پہنچے اور وہیں کے ہو رہے۔ پہلے بھی دل میں بستے تھے اب بھی بسے ہوئے ہیں اور آئندہ بھی بسے رہیں گے۔ لیکن پہلے نظر آ جاتے تھے اب نظریں ڈھونڈتی ہیں ان کو اور سدا ڈھونڈتی رہیں گی۔

ڈاکٹر نصیر احمد خان مرحوم پایہ کے سائنسدان ہی نہ تھے، وہ تو بہت کچھ تھے۔ کیا بتاؤں کیا کیا کچھ! کیوں نہ ہوتے، دین اور دنیا، دونوں کو نبھانا جانتے تھے۔ ۵۹ سالہ اِس مختصر سی حیاتِ مستعار میں دونوں کو نبھایا اور ایسا نبھایا جیسا کہ حق ہے نبھانے کا۔ نام اور مقام پیدا کیا دونوں میں، خدمتِ دین کے لئے زندگی وقف کی، آخری سانس تک وقف ہی رہی۔ مختلف حیثیتوں میں اہم کام انجام دیئے اور دیئے بھی بہت قرینے اور سلیقے سے۔ اپنے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالےٰ کی ذاتی دلچسپی اور راہنمائی میں تعلیم الاسلام کالج کے شعبہ فزکس کو چار چاند انہی کی کاوشوں سے لگے۔ ایم۔ ایس۔ سی فزکس کے فائنل امتحانوں میں انکے شاگردوں نے لگاتار اعلیٰ پوزیشنیں لے لے کر یونیورسٹی میں تہلکہ مچایا اور تہلکہ بھی ایسا کہ ہر دل پکار اٹھا ؎

شاگرد نے جو پایا استاد کی دولت ہے

ماہرِ تعلیم کی حیثیت سے جماعت میں ہی نہیں، ملک بھر میں نام پیدا کیا اور طبیعیات میں ملک سے باہر بھی اپنا لوہا منوایا۔

ریسرچ کے میدان میں بادیہ پیمائی بھی کی اور عقدہ کشائی بھی۔ پھر سائنسی گتھیاں سلجھانے میں ہی طاق نہیں، شعر گوئی میں بھی مشاق تھے۔ ایسے ایسے خوبصورت شعر کہتے کہ ماہرین فن بھی پھڑک اٹھتے۔ ان کا مجموعۂ کلام "رودِ چناب" ان کی اپنی مہارتِ فن کی منہ بولتی تصویر ہے۔ سائنس دان ہوتے ہوئے اور سائنسی گتھیاں سلجھانے میں محو رہتے ہوئے بھی شعر و ادب کے مسلّم الثبوت اساتذۂ فن سے خراجِ تحسین حاصل کرنا جوئے شیر لانے سے کم نہ تھا۔ یہ فرہاد واقعی نہر کھود لایا اور جی بھر کر صلہ بھی پایا۔ یہ نصیر خان ہی تھے جنہیں بیک وقت طبیعیات میں دسترس بھی حاصل تھی اور نہایت حساس جذبات کے زیرِ اثر قلبی واردات کو منظوم کرنے میں یکساں مہارت بھی۔ اردو کے نامور ادیب اور نہایت بلند پایہ نقاد ڈاکٹر وزیر آغا نے "رودِ چناب" کے پیش لفظ میں ڈاکٹر نصیر احمد خان کی دلنواز شخصیت اور فن کو مختصر بایں ہمہ جامع انداز میں اُجاگر کیا۔ چند الفاظ میں سیرت اور خوبو کی تصویر کھینچ کر رکھ دی۔ رقم طراز ہیں:-

"پروفیسر نصیر احمد خان کے مجموعۂ کلام "رودِ چناب" کا مسودہ پڑھتے ہوئے مجھے بار بار یہ خیال آیا کہ اگر شاعر خلوصِ دل سے خود کو منکشف کرنے پر آمادہ ہو جائے تو قدرتی بات ہے کہ اس کے کلام میں اسکی شخصیت کی خوشبو از خود شامل ہونے لگے گی۔ میں پروفیسر صاحب کو قریباً بیس برس سے جانتا ہوں۔ مجھے کبھی ان کی شخصیت میں کوئی شکن نظر نہیں آئی۔ شخصیت تو ایک طرف مجھے تو ان کا لباس، حتیٰ کہ ان کی عام گفتگو بھی ہر قسم کی شکن سے پاک انتہائی صاف ستھری اور ملائم محسوس ہوئی۔ ایک کلچرڈ انسان کا یہی امتیازی وصف ہے کہ اس کے ظاہر اور باطن میں ہم آہنگی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ شکنوں اور سلوٹوں کو نہایت خوبصورتی سے ہموار کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ ایسا مہذب انسان اگر ساتھ ہی شاعر بھی ہو تو اس کا کلام بھی قدرتی طور پر شکنوں سے ایک بڑی حد تک محفوظ ہو گا۔ پروفیسر نصیر احمد خان کا کلام اگر ایک جوئے رواں کی طرح دکھائی دیتا ہے تو اس کا اصل باعث خود ان کی دلنواز اور آہستہ خرام شخصیت ہے۔۔۔۔ پروفیسر نصیر احمد خان کی غزل کا رنگ کلاسیکی ہے۔ وہ ساری تلمیحات، لفظی تراکیب اور مضامین جنہیں اردو غزل نے کئی سو سال سے حرزِ جان بنا رکھا ہے، پروفیسر صاحب کی شخصیت سے مملو ہو کر جب ان کے کلام کی بُنت میں شامل ہوتے ہیں تو رنگ قدیم کے باوجود ایک نئے آہنگ کا نمونہ ثابت ہوتے ہیں۔"

("رودِ چناب" صفحہ ۹ و صفحہ ۱۲)

پروفیسر نصیر احمد خان کو شاعری سے بڑھکر نثر نگاری میں ید طولیٰ حاصل تھا۔ اپنی گوناگوں تنظیمی اور تحقیقی مصروفیات کی وجہ سے نثر لکھنے کی نوبت کم ہی آئی۔ لیکن جب قلم پکڑتے تو گلکاری میں کمال کر دکھاتے۔ دامانِ باغبان و کفِ گلفروش کا منظر سامنے آ جاتا۔ عبارت کیا ہوتی، نہایت شستہ زبان میں ڈھلے ہوئے چھوٹے چھوٹے جملوں کا گلدستہ سج جاتا۔ ہر جملہ اور ہر جملہ کا ہر لفظ اپنی جگہ نگینہ، کوئی چھوٹا کوئی نسبتاً بڑا۔ اگر نثر نگاری کی طرف متوجہ ہوتے تو بہت بلند پایہ انشا پرداز شمار ہوتے۔

کائنات میں کارفرما قوتوں میں اصولِ توازن کے عمیق مطالعہ نے توازن کا ایسا رسیا بنا دیا تھا کہ رفتار، گفتار، انداز، اطوار، نگارشات، اشعار الغرض ہر بات ہر ادا میں دل آویز توازن کارفرما تھا۔ سچ یہ ہے کہ پوری شخصیت ہی متوازن تھی۔ کام کے وقت کام ان کا ایک پختہ اصول تھا۔ جب کام میں محو ہوتے، دنیا و مافیہا کی خبر نہ رہتی۔ البتہ فرصت اور فراغت کے اوقات میں دوست احباب سے کھل کر باتیں کرتے۔ حلقۂ احباب وسیع تھا۔ کیوں نہ ہوتا، طبیعت ہی ایسی پائی تھی۔ محبت بانٹنا ان کا شیوہ تھا اور خندہ پیشانی سے پیش آنا ان کا مسلک۔ اسے وہ زندگی کی تکمیل کے لئے ضروری سمجھتے تھے۔ اپنے اس مسلک کا انہوں نے اپنے ایک شعر میں بہت عمدگی سے اظہار کیا۔ اپنے اس شعر کی خود ہی عملی تصویر تھے ؎

گر ہو سکے نصیرؔ تو اُلفت سبھوں میں بانٹ
ہوتی ہے اس طرح ہی سے تکمیلِ زندگی

سائنس کے عقدہ ہائے لاینحل کو حل کرنے کی خاطر ان میں اپنا خونِ جگر حل کرنے والے اس سائنسدان میں خلافِ توقع مزاح بھی کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ لیکن اس کا اظہار اپنے موقع پر ہی ہوتا تھا۔ اس کا موقع پیدا ہوتا تھا دوست احباب کی مجلس میں۔ جب دوستوں کی مجلس میں ہوتے تو اپنی بذلہ سنجیوں اور نکتہ آفرینیوں سے اسے کشتِ زعفران بنا دیتے۔ خود اپنے ہاں دوست احباب کی مجلسیں جماتے، جی بھر کر ہنستے، دوسروں کو ہنساتے۔ گہری سوچ میں گم رہنے والا یہ سائنسدان یاروں کی محفل میں یارِ خوش باش نظر آتا۔ سائنس سے میرا دور کا بھی واسطہ نہیں۔ اس پر مستزاد یہ کہ شعر گوئی سے مبرّا، بایں ہمہ جب بھی اپنے ہاں دوستوں کی محفل جمانے کا اہتمام کرتے تو مجھ ایسے غیر شاعر کو بھی ضرور مدعو کرتے۔ میں کنی کترا تا۔ اس لئے کہ تین میں نہ تیراں میں، لیکن وہ بھلا کہاں چھوڑنے والے تھے۔ دلی سے نسبت ہر بار میری گرفتاری کا سبب بنتی۔ میں نہ جاتا ڈاکٹر پروازی پروانۂ گرفتاری لے کر گھر پر آ موجود ہوتے۔ کھردرے، کرخت اور اکھڑ پولیس والے کی طرح زبردستی موٹر میں ڈال حوالات پہنچا کر ہی دم لیتے۔ نصیر خان اس خلوص سے خوش آمدید کہتے کہ گرفتاری بھی باعثِ مسرت بن جاتی۔ دیر تک محفل گرم رہتی۔ چائے کے دور یکے بعد دیگرے چلتے اور ساتھ کے ساتھ پاکیزہ نظموں اور صاف ستھری غزلوں کے دور بھی جاری رہتے، علمی نکتے بھی زیرِ غور آتے اور ادبی مسائل بھی درمیان میں۔ ڈاکٹر صاحب کے چٹکلے نمکدانِ ظرافت کا کام دیتے۔ ایسا پُرلطف سماں بندھتا کہ ہر کوئی بندھا بیٹھا رہتا۔ اور اس گرفتاری پر فخر سا محسوس کرتا۔ اور یہی سمجھتا ؎

لطفِ خرامِ ساقی و ذوقِ صدائے چنگ
یہ جنتِ نگاہ وہ فردوسِ گوش ہے

گرما گرم چائے کے پیالے پیش کرنے والے ساقی کا وہ لطف خرام اور خوب صورت اشعار اور تعمیری تنقید کی شکل میں وہ صدائے چنگ اب کہاں۔ جنتِ نگاہ اور فردوسِ گوش سب کچھ روپوش ہو گیا۔ اب تو وہی حالت ہے ؎

یا صبحِ دم جو دیکھئے آ کر تو بزم میں
نہ وہ سرور و سوز نہ جوش و خروش ہے۔
اب وہ مجلسیں خواب ہو گئیں اس لئے
کہ میرِ مجلس کو ابدی نیند نے اپنی آغوش میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لے لیا۔ جب وہی محوِ خواب ہو تو مجلسیں کیوں خواب نہ ہوں۔ یار ہی زندہ نہیں تو محبت کیسی۔ نصیر خاں کے آنکھیں موند لینے سے جماعت ایک مخلص اور فدائی خادم سے، ملک ایک نامور ماہرِ تعلیم اور سائنس دان سے اور حلقۂ یاراں ریشم کی طرح نرم خو، زندہ دل یارِ خوش گفتار سے محروم ہو گیا۔ صحیح معنوں میں ایک انسانیت سے بھرپور و معمور انسان اس جہان سے اٹھ گیا۔ اللہ اس کی روح پر انوار کی بارش نازل کرے اور اسے اپنے قربِ خاص سے نوازے۔ آمین

(مسعود احمد دہلوی)

بقیہ۔ "امانت"

پورا پورا اور خوشدلی سے اس کے حوالہ کر دے جس کو دینے کا حکم دیا گیا ہے

اللہ تعالیٰ کے انبیاء مرسلین اور اس کے نیک اور پاک بندوں پر گندہ دہن لوگ اور منافق ہمیشہ اعتراض کرتے چلے آئے ہیں۔ باوجود اس کے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اہل مکہ نے امین کا خطاب دیا۔ اور آپ کی امانت داری کا یہ حال تھا کہ مکہ سے ہجرت کے وقت جبکہ کفار مکہ نے مصائب و شدائد کی انتہا کر دی تھی اور آپ کے قتل کے درپے تھے آپ نے ان امانتوں کی ادائیگی کے لئے (جو وقتاً فوقتاً اہل مکہ آپ کے پاس رکھواتے رہے تھے) حضرت علیؓ کو ارشاد فرمایا کہ یہ سب امانتیں بجنسہٖ ان کے مالکوں کو واپس دی جائیں۔ نوجوانی کے عالم میں مکہ کی ایک دولت مند عورت حضرت خدیجہؓ کو آپ کی امانت و دیانت کا حال معلوم ہوا تو اس نے اپنا مال تجارت آپؐ کے سپرد کر دیا۔ اور آپؐ نے امانت و دیانت کا حق اس طرح ادا کیا۔ کہ دیکھنے والے حیران رہ گئے۔ لیکن معترضین نے کئی دفعہ صدقات اور مالِ غنیمت کے بارہ میں آپ پر اس قسم کے اعتراضات کئے کہ آپؐ نے زیادہ حصہ لے لیا۔ اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے قرآن میں نہ صرف آپ کی برأت فرمائی بلکہ زمرۂ انبیاء میں سے ہر ایک کو اس سے بری قرار دیا۔ چنانچہ فرمایا:۔

"وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ۔"

(آل عمران: ۱۶۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس آیت کی توضیح میں تحریر فرمایا ہے:۔

"جب بعض لوگوں نے شک کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مالِ غنیمت سے زیادہ حصہ لے لیا تو خدا تعالیٰ نے ان کے شبہات کا اس طرح جواب دیا

ما کان لنبی ان یغل۔ نبی کی شان سے یہ بعید ہے کہ وہ مالِ غنیمت میں خیانت کرے.....

اور..... یہ ممکن ہی نہیں کہ کوئی نبی ایسا کام کرے....."

(ریویو آف ریلیجنز جلد ۲ ع ۶ صفحہ ۲۴۲)

امانت و دیانت کے متعلق اوپر جو کچھ لکھا گیا ہے وہ مشتے نمونہ از خروارے ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اس ضمن میں اس قدر زیادہ ہیں۔ اور یہ موضوع اس قدر بسیط اور وسیع ہے کہ ع

"سفینہ چاہیئے اس بحرِ بیکراں کیلئے"

آخر میں صرف اس قدر کہ وہ امانت جو اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کی تھی یعنی شریعتِ الٰہی کی امانت اور جسے اٹھانے سے کائنات تھرا گئی تھی اور سب نے انکار کر دیا تھا لیکن "الانسان" اسے اٹھانے پر آمادہ ہو گیا اس امانت کو انسانِ کامل حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بتمام و کمال پہنچایا اور اس امانت کو ادا کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔

چنانچہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر آپؐ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہؓ کے مجمع سے ایک اثر انگیز خطاب فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق قائم کرنے کا ارشاد فرمایا۔ ایک دوسرے کی جان و مال اور عزت کا احترام کرنے کی تلقین فرمائی۔ عورتوں اور کمزوروں اور ماتحتوں سے حسنِ سلوک اور شفقت کی نصیحت کی۔ آپس میں پیار و محبت سے رہنے کا حکم دیا۔ پھر فرمایا۔

"اے لوگو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تم سے میرے متعلق پوچھیگا تو تم کیا جواب دو گے۔"

صحابہ نے بیک آواز عرض کیا:۔

"قَدْ بَلَّغْتَ وَ اَدَّيْتَ وَ نَصَحْتَ جَزَاكَ اللّٰهُ عَنَّا خَيْرًا"

یا رسول اللہ! ہم عرض کریں گے کہ آپ نے خدا تعالیٰ کا پیغام خوب اچھی طرح سب کو پہنچا دیا جو فرائض آپ کے ذمہ لگائے گئے ان سب کو پورا کر دیا اور خدا کے بندوں سے شفقت و ہمدردی کا حق پوری طرح ادا کر دیا۔ یا رسول اللہ ہم آپ کے احسانات کا صلہ نہیں دے سکتے۔ اللہ ہی آپ کو ہماری طرف سے بہترین صلہ عطا فرمائے۔

اللّٰھم صلّ علیٰ محمدٍ و آلِ محمد

مکرم پیر شریف احمد صاحب ایڈووکیٹ کا ذکرِ خیر

مورخہ ۲ر نومبر ۱۹۸۳ء بروز بدھ جماعت احمدیہ سانگھڑ کے مخلص اور فدائی کارکن مکرم پیر شریف احمد ایڈووکیٹ صاحب حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث اس دارِ فانی سے رحلت فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم کی عمر تقریباً ۵۵ برس تھی۔ بفضلہٖ تعالیٰ موصی تھے۔

مرحوم نے لمبا عرصہ سلسلہ عالیہ کی خدمت کی توفیق پائی۔ صدر جماعت و قائد خدام الاحمدیہ میانوالی۔ قائد ضلع خدام الاحمدیہ سانگھڑ۔ زعیم انصار اللہ سانگھڑ۔ سیکرٹری مال و سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ سانگھڑ رہے۔ وفات کے وقت بھی جماعت احمدیہ سانگھڑ کے سیکرٹری اصلاح و ارشاد تھے۔ سانگھڑ شہر کی مسجد احمدیہ کی تعمیر میں مرحوم نے بنیاد سے لے کر تکمیل عمارت تک بہت نمایاں حصہ لیا۔

مرحوم مولوی احمد بخش صاحب (جو کہ مدرسہ احمدیہ قادیان کی پہلی کلاس کے فارغ التحصیل تھے) کے لختِ جگر تھے۔ اور مکرم چوہدری احمد جان صاحب آف کراچی کے داماد تھے۔

مرحوم نہایت خلیق اور ملنسار انسان تھے۔ سانگھڑ شہر میں قریباً ہر طبقہ میں متعارف و مقبول تھے۔ مہمان نوازی ان کا خاص وصف تھا۔ شہر کے فلاحی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے اور ان کا شمار شہر کے چوٹی کے وکلاء میں ہوتا تھا۔ عزیزوں اور عزیز و اقربا میں ہمیشہ ہمدردی اور تعاون کی روح کو قائم رکھنے میں ممد و محرک رہے۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کے صفات حسنہ کے نقوش ان کی ذریت میں جاری و ساری رکھے اور ان کے پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔

(مہر نصیر احمد دارالفضل ربوہ)

نظامت لوکل گورنمنٹ و دیہی ترقی جھنگ

ٹنڈر نوٹس

لوکل گورنمنٹ و دیہی ترقی جھنگ کے درج ذیل کاموں کے لئے سربمہر ٹنڈر مورخہ ۱۰ر دسمبر ۱۹۸۳ء کو بوقت ایک بجے بعد دوپہر تک وصول کئے جائیں گے۔ اسی دن بوقت دو بجے بعد دوپہر ٹنڈر ٹھیکیداران یا ان کے نمائندوں کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔ ٹنڈر فارم بعوض قیمتاً صرف محکمہ ہذا کے منظور شدہ ٹھیکیداران۔ جنہوں نے سالِ رواں میں اپنا نام درج کرایا ہو یا تجدیدی فیس جمع کرا دی ہو کو مورخہ ۳ر دسمبر ۱۹۸۳ء کو جاری کئے جائینگے۔ ٹنڈر کے ہمراہ کسی منظور شدہ بنک کی ڈیپازٹ کال لف کرنا لازمی ہوگا۔ ٹنڈر فارم صرف ڈیپازٹ کال متعلقہ کام پیش کرنے پر ہی جاری کئے جائیں گے۔ کام کی تفصیلات و تصریحات کسی بھی دن دفتری اوقاتِ کار کے دوران ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔ اگر تخمینہ جات میں کوئی تبدیلی جو ایگزیکٹو انجینئر صاحب دیہی ترقی فنی منظوری دیتے وقت کریں گے۔ ٹھیکیداران پر ان کی پابندی لازمی ہوگی۔

مشروط یا مشکوک اور بذریعہ ڈاک و تار ارسال کردہ ٹنڈر قابل غور نہ ہوں گے۔ زیر دستخطی کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ کسی ایک یا تمام ٹنڈر بغیر وجہ بتائے منظور یا مسترد کر دے

نمبر شمار	نام منصوبہ	تخمینہ لاگت	زرِ ضمانت	میعاد
۱۔	پختگی کوٹ عیسیٰ شاہ لنک روڈ ایک میل	۳,۷۴,۰۰۰/-	۷,۵۰۰/-	۶ ماہ
۲۔	پختگی ماچھی سلطان چک ۴۷ لنک روڈ پلہ ایک میل	۵,۷۶,۰۰۰/-	۱۱,۵۵۰/-	۶ "

(سیدہ عابدہ حسین)
پراجیکٹ ڈائریکٹر
لوکل گورنمنٹ و دیہی ترقی جھنگ

(IPL-9379)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

ان جامع اور ہمہ گیر دعاؤں سے جو انسان کے دین اور اس کی دنیا کو ہر پہلو سے سنوارنے اور اس کو ہر لحاظ سے فائز المرام بنانے پر محیط ہیں صاف عیاں ہے کہ ہمارے مقدس و بابرکت جلسہ سالانہ کی عظیم الشان برکات میں سے ایک خاص برکت یہ ہے کہ اس میں شمولیت کرنے کے نتیجہ میں ایک احمدی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایسی جامع اور ہمہ گیر دعاؤں کا مورد بنتا ہے اور جناب الٰہی میں خود اس کے مقبول ہونے کی راہ کھلتی ہے۔ پھر ان دعاؤں کا مورد بننا عظیم الشان سعادت پر کیوں دلالت نہ کرے۔

اس سعادتِ عظمیٰ سے بہرہ ور ہونے کے لئے ہر سال اللہ تعالیٰ کے خوش نصیب بندے پاکستان کے کونہ کونہ سے ہی نہیں بلکہ مشرق و مغرب کے آخری کناروں تک سے کھنچے چلے آتے ہیں۔ چونکہ اس سعادت عظمیٰ سے بہرہ ور ہونے کا زمانہ اب پھر قریب آ گیا ہے۔ اس لئے آج کل ہر جگہ اور ہر مقام کے اور ہر ملک اور ہر دیار کے احمدی احباب اس مبارک سفر کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ ہفتہ دو ہفتہ کی بات ہے کہ وہ اس جلسہ کی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہوتے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقبول دعاؤں کا مورد بننے کی سعادتِ عظمیٰ سے بہرہ ور ہونے کے لئے مرکز سلسلہ کی طرف دیوانہ وار کھنچے چلے آئیں گے اور ان کے آنے سے

یَأْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ یَأْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔

کا دائمی نشان پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ پورا ہو کر ایمانوں کو ایک نئی پختگی، قلوب کو ایک نئی جلاء اور روحوں کو بالیدگی سے ہمکنار کرنے کا موجب بنے گا۔ انشاء اللہ العزیز و باللہ التوفیق۔

الفضل کی اشاعت دس ہزار تک پہنچانے کی مہم

بیاہ شادی

ہر انسان بیاہ شادی کے موقع پر اپنی استطاعت کے مطابق فیاضی سے خرچ کرتا ہے۔ ایسے خوشی کے مواقع پر اپنے ملنے جلنے والے اور غریب بھائیوں کے نام اخبار الفضل کا خطبہ نمبر یا روزانہ پرچہ جاری کروا کر اللہ تعالیٰ کو خوش کریں۔ خطبہ نمبر کی قیمت ۳۵/- روپے سالانہ اور روزانہ پرچہ کی قیمت ۱۲۵/- روپے سالانہ ہے۔
اس طرح سے بھی اپنے پیارے امام کے ارشاد کو پورا کرنے میں بھی حصہ لے سکیں گے اور الفضل کی اشاعت دس ہزار تک پہنچانے میں مدد کر سکیں گے۔ (مینیجر الفضل)

قلیل المیعاد ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے زیر دستخطی کو منظور شدہ / فرموں جو کہ محکمہ ہذا سے سال رواں ۸۴-۱۹۸۳ء کے لئے اپنے ناموں کا اندراج / تجدید کروا چکے ہوں اور تجدیدی / اندراج فیس جمع کروا چکے ہوں مورخہ ۱۴ر دسمبر ۱۹۸۳ء کو ۱۱ بجے قبل از دوپہر ایم / فیصد ریٹ سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔
ٹنڈر اسی وقت اسی روز حاضر آمدہ ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائینگے بذریعہ تار یا ڈاک کوئی ٹنڈر قابل قبول نہ ہوگا۔ زرضمانت بصورت ڈیپازٹ ایٹ کال ہر ایک ٹنڈر کے ساتھ آنا لازمی ہوگا۔ ورنہ ٹنڈر جاری نہیں ہوگا۔
دستاویزات ٹنڈر ڈویژنل ہیڈ کلرک سے خواہشمند حضرات مورخہ ۱۳ر دسمبر ۱۹۸۳ء تک مجوزہ فیسیں ادا کر کے (جو کہ ناقابل واپسی ہے) دفتری اوقات میں حاصل کر سکتے ہیں۔ زیر دستخطی بغیر وجہ بتائے کسی ایک یا تمام ٹنڈروں کو مسترد کرنے کے مجاز ہوں گے۔

نمبر شمار	کام کا نام	زرتخمینہ	زربیعانہ	مدت تکمیل کام
۱-	دیہی نکاسی آب سکیم شاہ جیونہ ٹاؤن ضلع جھنگ تعمیر کرنا ڈسپوزل ورکس۔ آر سی۔ سی پائپ سیور۔ سٹاف کوارٹر۔ چار دیواری اور ڈسچارج سمپ	۹۰,۰۰۰/-	۱۸,۰۰۰/-	ایک سال (۱)

میاں محمد امین
مہتمم انجینئر محکمہ تعمیرات صحت عامہ جھنگ
(IPL-9431)

آنکھ اور نظر

کے متعلق نہایت مفید رسالہ، جس میں نظر کی کمزوری، آنکھوں کی پرانی سوزش، پیرنگ کٹار، ککرے، السر (پھولا) ناخونہ، دھند، سفیدی، بھینگا پن، دو نظری، آنکھ کے زخم، چوٹ اور ناسور Eye Fistula وغیرہ کے متعلق مفید نسخے درج ہیں، آنکھ کے معالجین، مریضوں اور متعلقین کیلئے صحیح رہنما "آئیز کیور گائیڈ"

EYES CURE GUIDE

صرف دو روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں۔
کیور ٹیو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ فون 606-607

پندرھویں صدی کے چوتھے
جلسہ سالانہ
میں شمولیت کا ارادہ آپ کو
مبارک ہو
مشہور دواخانہ گوجرانوالہ۔ ربوہ
(حکیم نظام جان مرحوم والا)

کیا آپ نے چندہ وقف جدید ادا کر دیا ہے
(ناظم مال وقف جدید)

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد دکھی عورتوں کیلئے
پُر امید واحد علاج گاہ
حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان

سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دُکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ
فون ربوہ ۵۵۸
فون: ۷۳۹۹۷
اقصیٰ چوک ربوہ پوسٹ بکس ۲۲۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ تربیتی کلاسز

کے بارہ میں پیشگوئی۔ اسلام اور عیسائیت کا موازنہ۔ احمدیت رسوائح حضرت مسیح موعود۔ خلافت اسلامیہ۔ پردہ۔ حقوق والدین۔ مقام سنت۔ جنت اور جہنم کا اسلامی تصور۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام۔ ان عناوین پر کلاس میں اساتذہ نے بڑی محنت سے لیکچر دیئے۔

کلاس میں ادائیگی نماز کی عملی تربیت دعاؤں کے حفظ کرنے کے علاوہ ورزش کا اجتماعی پروگرام بھی شامل تھا۔ کل ۱۳۶ طلباء اور طالبات نے اس کلاس میں حصہ لیا۔ اختتامی تقریب کی صدارت اور تقسیم انعامات الحاج ایس الاکا صاحب غیر از جماعت دوست نے فرمائی۔

اس طرح یہ آٹھ روزہ تربیتی کلاس دعا پر ختم ہوئی جو مکرم صفی الرحمٰن صاحب نے کرائی۔

اجیبو سرکٹ کی دوسری سالانہ تربیتی کلاس جو ۲۴ سے ۳۱ جولائی تک منعقد ہوئی اس کلاس میں کل ۶۱ طلبا و طالبات شریک ہوئے۔ تعلیمی و تربیتی پروگرام بعد نماز فجر شروع ہوتا۔ اس میں درس قرآن مجید کے بعد مختلف دینی عنوانات پر تدریسی پروگرام شروع ہوتا۔ اس کلاس کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا اس میں ارکان اسلام، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی۔ آپ کا پیغام۔ آپ کے خلفاء کے سوانح حیات۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سوانح حیات اور تعلیمات۔ مقام حدیث۔ اسلامی اخلاق پر لیکچر ہوتے۔ عملی طور پر مسنون دعائیں سکھلائی جاتیں۔ صبح و شام طلباء کو ورزش کرائی جاتی۔

آخری روز تقسیم انعامات کی تقریب تھی جس کے لئے جملہ انعامات امیر صاحب لیگوس نے بھجوائے تھے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ ہمارے ان بھائیوں کو اسلام کے سچے شیدائی بنائے۔ انکے سینے اسلامی نور سے اس طرح منور ہوں کہ اسلام کی روشنی ان کے جسموں سے پھوٹ پھوٹ کر نکلے اور دوسروں کو منور کرے

(مرسلہ وکالت تبشیر ربوہ)

بقیہ مصروفیات

میں ۵۱۶ احباب نے ملاقات کی دفتری اور انفرادی ملاقات کرنے والوں کی تعداد ۴۴ تھی۔ اس طرح سے روزانہ اوسطاً ۲۴۰ احباب نے حضور سے ملاقات کی۔

حضور کی خدمت میں اوسطاً ۷۶۵ خطوط روزانہ موصول ہوئے۔ ان میں اکثریت اندرون پاکستان سے آنے والے خطوط کی تھی۔ نیز روزانہ اوسطاً ۵۹۶ خطوط حضور کی طرف سے روانہ کئے گئے۔ جن میں سے اوسطاً ۱۲۵ خطوط روزانہ حضور کے دستخط سے روانہ کئے گئے۔

حضور کے دفتر اور پرائیویٹ سیکرٹری کا بڑا عملہ اس بھاری ڈاک اور دیگر امور سے نبٹنے میں دن رات مصروف رہتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ ۲۹ نومبر کی شام کو محترم ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب مرحوم کے گھر اظہار تعزیت کے لئے تشریف لے گئے اور ۳۰ نومبر کو ان کی تدفین مکمل ہونے پر حضور نے بہشتی مقبرہ تشریف لے جا کر قبر پر دعا کرائی۔

اللہ تعالیٰ حضور انور کو صحت و سلامتی سے رکھے اور اپنی تائیدات سے نوازتا رہے۔ آمین!

ولادت

- مکرم ظفر احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ فاروق آباد کو اللہ تعالےٰ نے مورخہ ۱۹ نومبر ۱۹۸۳ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت بچے کا نام "نوید احمد ظفر" تجویز فرمایا ہے۔

نومولود مکرم محمد خاں صاحب کا پوتا اور مکرم چوہدری غلام رسول صاحب کا نواسہ ہے احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ بچے کی عمر دراز فرمائے نیک صالح اور خادم دین بنائے آمین۔

(نعمت اللہ بشارت رکن صیغہ زود نویسی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اے ہمارے خدا! ہمیں مرکز سلسلہ ربوہ کی برکتوں سے بھرپور استفادہ کرنے کی توفیق وسعادت عطا کر۔ آمین

شاہ جی ٹینٹ سروس اینڈ ٹریڈرز
اقصیٰ چوک کالج روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز۔ ظہور احمد شاہ، امتیاز حسین شاہ
پسران سید اقبال حسین شاہ ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر

Nusrat Corporation
آپ کا اپنا قابل اعتماد اور بیمثال ادارہ
نصرت کارپوریشن
کلیئرنگ ایجنٹ۔ انڈنٹر۔ امپورٹر و ایکسپورٹر
بیرون ممالک سے سامان درآمد و برآمد کرنیوالوں کیلئے ہماری خدمات حاضر ہیں۔
احباب اپنے اس ادارہ کی اعلیٰ خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔

خصوصیات:-
- مال کی بروقت کلیرنس (CLEARANCE) اور ترسیل (FORWARDING) کا تسلی بخش انتظام۔
- پرسنل بیگج (UNACCOMPANED BAGGAGE) بکنگ و کلیئر کروانے کا خاص انتظام۔
- کار۔ ٹریکٹر کلیئر (CLEAR) کروانے اور اسکی خرید و فروخت کی خاص سہولت۔
- دوبئی۔ ابوظہبی سے لاہور ڈرائی پورٹ ڈائریکٹ ڈلیوری کا بہترین انتظام
- فار ایسٹ سے کوئی بھی سامان امپورٹ کروانے کیلئے خاص سہولت۔

ہر قسم کی مزید معلومات کیلئے ہماری مندرجہ ذیل برانچز سے رجوع فرمائیں

ہیڈ آفس لاہور
نصرت کارپوریشن
نزد ڈرائی پورٹ
مغلپورہ لاہور
فون
۳۳۰۳۴۴

کراچی
نصرت کارپوریشن
۸۰۔ نیو کلاتھ مارکیٹ
سیکنڈ فلور
ایم اے جناح روڈ کراچی
فون
۲۲۴۹۵۶

ربوہ
المحمود (برٹش ایئرویز)
Information Office
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون
۴۹۳

ابوظہبی U.A.E
۱۔ نصرت ٹریڈرز فون ۳۳۶۲۰۲ ۳۴۳۵۲۴
۲۔ بٹ ٹریڈرز فون ۳۲۳۵۳۰
۳۔ آصف کیشن سروسز
۴۔ شاہین کارگو سروسز

ہانگ کانگ
کروتا انٹرنیشنل سول ڈسٹری بیوٹرز
۱۶/۴۱ بلاک سی۔
اپی ووڈ سٹریٹ کاروے بے
ہانگ کانگ۔
فون 5-695259 5-768188